سوال

سراپا شر (99) ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لاغہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف ایک قول منسوب ہے کہ انہوں نے فرمایا :

شَرٌّ كُلُّهَا"

عورت سراپا شر ہے''

اسلامی نقطہ ٔ نظر سے یہ قول کس حد تک درست ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سب سے پہلے میں دو باتیں واضح طور پر بتانا چاہوں گا۔

1۔ پہلی بات یہ ہے کہ کسی بھی مسئلے میں صرف قرآن اور حدیث ہی ایسے دو مراجع ہیں، جو اسلامی نقطہ نظر کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ان دونوں کے علاوہ کسی اور کی بات قبول بھی کی جا سکتی ہے اور رد بھی۔

2۔ محققین کے نزدیک نہج البلاغہ میں بہت سارے اقوال ایسے ہیں، جن کا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف انتساب صحیح نہیں ہے۔ ایک ہوش مند قاری اس بات کو محسوس کر سکتا ہے کہ یہ باتیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عالم دین کی نہیں ہو سکتیں۔

قاعدے کے مطابق کسی قول کو اس کے قائل کی طرف منسوب کرنے کے لیے معتبر سند کی ضرورت ہوتی ہے۔ معتبر سند کے بغیر کسی قول میں کوئی وزن نہیں ہوتا۔ آپ ذرا مجھے بتائیں کہ نہج البلاغہ میں ایسی کسی معتبر سند کا تذکرہ کہاں ہے؟ اگر کسی معتبر سند سے بھی یہ قول حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابہ

اُن کا ارشاد ہے :

النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً...﴿١﴾... سورة النساء

پنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑ بنایا اور ان دونوں سے بہت سارے مرد اور عورت دنیا میں پھیلا دیے''

قرآن کہتا ہے :

ابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ...﴿١٩٥﴾... سورة آل عمران

میں ان کے رب نے فرمایا میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع نہیں کروں گا خواہ مرد ہو یا عورت تم سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہو''

لیہ وسلم نے عورت کو ایک نعمت سے تعبیر کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

عٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ"

یک متاع ہے۔ اس دنیا کی بہترین متاع صالح عورت ہے''

"اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں جسے عطا ہوئیں اسے دنیا کی تمام نعمتیں عطا ہوئیں۔ ان میں سے ایک نعمت صالح عورت ہے۔ (1)

ر صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بارے میں فرماتے ہیں :

حُبِّبَ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمُ النِّسَاءُ وَالطِّيبُ"

نیا میں سے مجھے عورت اور خوش بو محبوب ہے''

لہ ﷺ؟

عنہ قرآن و حدیث کی مخالفت کرتے ہوئے یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ عورت سراپا شر ہے۔ اگر انہوں نے یہ بات کہی تو ان کا اپنی زوجہ یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں کیا خیال ہے۔ جن کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جنت کی عورتوں کی سردار ہوں گی۔ کیا ان کے بار

رت کی فطرت مرد کی فطرت سے بہت مختلف نہیں ہے۔ جس طرح مرد نیکی اور بدی دونوں کے مرتکب ہوتے ہیں، اسی طرح عورتیں بھی نیک اور بد دونوں طرح کی ہوتی ہیں۔ البتہ ایک حدیث ہے جس میں عورتوں کے فتنے سے خبردار کیا گیا ہے۔ حدیث ہے :

لتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ" (بخاری)

بعد کوئی ایسا فتنہ نہیں رہ جائے گا جو مردوں کے لیے خطرناک ہو، عورتوں سے بڑھ کر۔''

۔میں عورتوں کے فتنے سے خبردار کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورتیں سراپا شر ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ عورتوں میں ایسی کشش اور جاذبیت ہوتی ہے کہ اس بات کا بڑا خدشہ ہوتا ہے کہ مردان میں الجھ کر خدا اور آخرت کو فراموش کر بیٹھیں۔ اور یہ ایسی حقیقت ہے جس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ قرآ

إِنَّمَا أَمْوَٰلُكُمْ وَأَوْلَٰدُكُمْ فِتْنَةٌ...۱۵... سورۃ التغابن

مال اور اولاد تو ایک آزمائش ہیں''

ے باوجود کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ مال و دولت اور اولاد سراپا شر ہیں۔ اس کے برعکس قرآن نے مال و دولت کو "خیر" سے تعبیر کیا ہے اور اولاد کو نعمت قرار دیا ہے اور ساتھ ہی یہ دونوں چیزیں فتنہ بھی ہیں کہ ان میں انسان کو مشغول کر کے خدا سے غافل کرنے کی پوری صلاحیت ہوتی ہے، یہی حال عورت کا ہے

مسلم عورتوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان چالوں کو سمجھیں اور ان چیزوں سے دور رہیں جو ترقی اور آزادی کے نام پر ان کی عزت و آبرو کو تباہ و برباد کر سکتی ہیں۔ ان کے لیے فلاح اور کامیابی اس میں ہے کہ خدا کے مقرر کردہ حدود کے اندر پوری آزادی کے ساتھ زندگی بسر کریں جس طرح قرون اولیٰ کی صا

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاوی یوسف القرضاوی]

عورت اور خاندانی مسائل، جلد:1، صفحہ:226

محدث فتویٰ